AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www.al-aasar.com*

*Vol. 2, No.4 (2025)*
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

# زوجین کے باہمی حقوق وفرائض کا تحقیقی جائزہ

# A SCHOLARLY REVIEW OF AMAM IBN AL-QAYYIM'S JURISTIC OPINIONS REGARDING RECITING TASMIYAH(AUDIBLY OR SILENTLY)IN PRAYER AND THERECITAION OF SURAH AL –FATIHAH BEHIND THE IMAM

**Dr. Muhammad Tahir,**
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakistan.
**Dr.Saeed Ahmad ,**
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakista
Email:saeedahmadat@gmail.com
**Dr.Atta ur Rahman ,**
Ph.d Islamic Studies, Qurtuba University of Scince and Information Technology Peshawar,Pakistan.
Email:attaurrahman9@gmail,com
**Dr.Saleem Khan,**
Ph.d Islamic Studies,Abdulwli Khan University Mardan Pakistn
Email:saleemkhanqari@gmail.com
Email: muahammadtahir146@gmail.com

**Abstract:**
This study presents a research-based analysis of the mutual rights and duties of spouses within the framework of Islamic teachings. In Islam, marriage (nikāḥ) is regarded as a sacred contract and a moral institution designed to promote love, mercy, and harmony between الزوجين. The Qur'ān and the Sunnah of the Prophet Muhammad (peace be upon him) emphasize a balanced relationship in which both husband and wife possess clearly defined rights and responsibilities.

**اسلام میں زوجین کے حقوق:**

نکاح شوہر وبیوی کے درمیان ایک مضبوط رشتے کا نام ہے جو آپسی محبت وہمدردی پہ قائم ایک دوسرے کو سکون پہنچانے کا باعث ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ تَفَكَّرُونَ[1]

ترجمہ:اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔

زندگی میں سب کچھ ہو مگر سکون میسر نہ ہو تو زندگی کسی کام کی نہیں، اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماتے ہوئے ان کو سکون پہنچانے کے باعث اسی کے جنس سے اس کے لئے بیوی پیدا کی جس سے شادی کرکے انسان زندگی کو خوشگوار اور پرسکون بناتا ہے۔ جو لوگ نکاح کو معمولی بات سمجھتے ہیں اور اس کے تقاضے سے بے خبر ہیں وہی اکثر بے خبری میں بڑی آسانی سے اس رشتے کو توڑ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دیگر اسباب پائے جاتے ہیں مثلاً غلط فہمی، غصہ، انانیت، تعصب، ظلم اور مجبوری وغیرہ تاہم حقوق

[1] سورت الروم آیت 21

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

زوجین سے ناواقفیت اور اللہ سے بے خوفی ازدواجی زندگی کی بربادی کا اہم سبب ہے۔ زوجین کے حقوق بیان کرنے سے پہلے پانچ اہم ترین باتوں کو جان لینا بے حد مفید ہو گا۔

1- پہلی بات یہ ہے کہ نیت بنالینی چاہئے کہ میں عفت و عصمت کی حفاظت، زندگی میں سکون، نیک اولاد کے حصول اور دینی کام پر تعاون حاصل کرنے کے لئے شادی کر رہا ہوں۔ جب نیت اچھی ہو گی تو اللہ اچھے رشتے کی توفیق دے گا اور نکاح کے بعد رشتے میں پائیداری ہو گی اور نکاح کے پاکیزہ مقاصد بھی حاصل ہوں گے۔ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں سب سے پہلے نیت والی حدیث درج کرتے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے، شادی بھی ایک اہم کام ہے، اس کے لئے اچھی نیت کرتے ہیں تو زندگی پر اچھا اثر ہو گا اور بری نیت کرتے ہیں تو زندگی پر برا اثر ہو گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الأَعْمالُ بالنِّيّاتِ، وإِنَّما لِكُلِّ امْرِئٍ ما نَوَى، فمَن كانَتْ هِجْرَتُهُ إلى دُنْيا يُصِيبُها، أوْ إلى امْرَأَةٍ يَنْكِحُها، فَهِجْرَتُهُ إلى ما هاجَرَ إلَيْهِ[2]

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

2- دوسری بات یہ ہے کہ مضبوط عہدوپیمان ہوتے ہیں ، اللہ کا فرمان ہے : وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا[3]

ترجمہ: اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد وپیمان لے رکھا ہے۔

یہاں مضبوط عہد وپیمان سے مراد یہ ہے کہ مرد اچھے طریقے سے بیوی کو ساتھ رکھنے کا اس سے مضبوط عہد کرتا ہے۔ کہ نکاح سے ہمارا گھر آباد ہوتا ہے اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، یہ آغاز جس قدر بہتر ہو گا۔

3- تیسری بات یہ ہے کہ اس کا گہرا اثر آئندہ کی زندگی پر پڑتا ہے، بایں سبب رسول اللہ ﷺ نے نیک عورت سے شادی کرنے اور کامیاب ہونے کا حکم دیا ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ الحديث[4]

ترجمہ: عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہو گی)۔ آپ ﷺ نے دنیادار لوگوں کا حال بتایا کہ وہ لوگ مال ومنال، حسب ونسب اور حسن وجمال کی وجہ سے شادی کرتے ہیں تم ایمان والے دین کی بنیاد پر دیندار لڑکی سے شادی کرو، اگر تم دیندار لڑکی سے شادی کروگے تو کامیاب رہوگے اور اگر تم نے اس کی مخالفت تو افسوس کرنا پڑے گا۔ آج ہماری بربادی کی بڑی وجہ نکاح میں دین کو معیار نہ بنانا ہے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے، اس سے بھی واضح ذکر ایک دوسری حدیث میں ملتا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا خطبَ إليكم مَن ترضَونَ دينَه وخلقَه ، فزوِّجوهُ إلَّا تفعلوا تَكن فتنةٌ في الأرضِ وفسادٌ عريضٌ الحديث[5]

ترجمہ: اگر تمہارے ہاں کوئی ایسا آدمی نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کے ساتھ (اپنی ولیہ) کی شادی کر دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد پھیلے گا۔

---

[2] محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256ھ) الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه صحيح البخاري حديث 1

[3] سورت النساء آیت 21

[4] صحيح البخاري، حديث 5090

[5] محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ) سنن الترمذي حديث 1084

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اس لئے میرے بھائیو! اگر اپنے گھروں کو بچانا ہو، زندگی میں سکون لانا ہو اور اپنا رشتہ مضبوطی سے قائم رکھنا ہو تو نکاح میں دین کو معیار بنائیں۔ دیندار اور نیک بیوی دنیا کی عظیم دولت ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الدنيا متاع، وخير متاع الدنيا: المراة الصالحة[6]

ترجمہ: دنیا «متاع» ہے (چند روزہ سامان ہے) اور دنیا کا بہترین «متاع» (فائدہ بخش سامان) نیک عورت ہے۔

نیک بیوی دنیا کی عظیم دولت اس لئے ہے کہ وہ شوہر کی قدر کرتی ہے، اس کے حقوق ادا کرتی ہے، گھر کا ماحول دینی بنا کر رکھتی ہے، اولاد کی دینی تربیت کرتی ہے اور شوہر کو بھی دین وایمان پر مدد کرتی ہے۔

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک سفر میں تھے، آپ کے بعض صحابہ نے نبی سے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو اپناتے تو آپ نے فرمایا:

أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ[7]

ترجمہ: بہترین مال یہ ہے کہ آدمی کے پاس اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہو، شکر گزار دل ہو، اور اس کی بیوی ایسی مومنہ عورت ہو جو اس کے ایمان کو پختہ تر بنانے میں مدد گار ہو۔

کہ اللہ تعالی نے مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے، وہ گھر چلاتا، سنبھالتا اور بیوی بچوں کی کفالت کرتا ہے

4- چوتھی بات یہ ہے کہ اس وجہ ہے مرد کو اللہ نے بیوی پر فضیلت دی ہے لیکن حقوق دونوں کے لئے متعین فرمائے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ [8]

ترجمہ: اور عورتوں کو بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔ اس لئے شوہر یہ نہ سمجھے کہ اسلام نے بیوی کو کوئی مقام نہیں دیا، اس کے لئے کوئی حق نہیں ہے، اس کو جیسے چاہو رکھو، بلاوجہ زدوکوب کرو، گھر میں رکھو یا نکال دو، استعمال کرو اور طلاق دیدو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہرگز نہیں۔ بیوی کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہر کے حقوق ہیں۔ کہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم ہے، جو بھی مسلمان مرد یا عورت کسی کی حق تلفی کرے اور اس حال میں مر جائے تو اللہ کے یہاں اس کی سخت پوچھ ہو گی اور مظلوم کو پورا پورا انصاف دیا جائے گا۔

5- پانچویں بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہو گا جو نماز لائے گا، روزہ اور زکوۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہو گی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہو گی، تیسرے کا مال کھالیا ہو گا، چوتھے کا خون کیا ہو گا، پانچویں کو مارا ہو گا، پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا[9]۔

اس لئے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اپنا اپنا حق ادا کرنا چاہئے اور حق تلفی کرنے سے اللہ کا خوف کھانا چاہئے ۔

اب آپ کے سامنے میاں بیوی کے حقوق بیان کریں گے۔ یہاں تین قسم کے حقوق ہیں، کچھ حقوق زوجین کے درمیان مشترکہ ہیں یعنی دونوں کو ایک دوسرے کے لئے ادا کرنا ہے، کچھ مخصوص حقوق شوہر کے ہیں اور کچھ مخصوص حقوق بیوی کے ہیں۔ طوالت کے خوف سے ان تینوں قسم کے حقوق میں سے اہم حقوق کو بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔

**میاں بیوی کے درمیان مشترکہ حقوق:**

**1- اطاعت الٰہی کے لئے ایک دوسرے کا تعاون:**

---

6 صحیح مسلم حدیث 3649

7 صحیح ترمذی حدیث 3094

8 سورت البقرہ آیت 228

9 صحیح مسلم حدیث 6579

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

نکاح کی بنیاد ہی کفو یعنی دینداری پر قائم ہے اس دین کی حفاظت اور دین پر عمل کرنے کے لئے میاں بیوی ایک دوسرے کا تعاون کرے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ[10]

ترجمہ: نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ اللہ کا یہ حکم عام ہے کہ ہر کوئی ایک دوسرے کو نیکی کے کام پر مدد کرے اور برائی کے کام پر کوئی کسی کی مدد نہ کرے۔ جب یہ عام لوگوں کے لئے حکم ہے تو میاں بیوی کے لئے بدرجہ اولی حکم ہو گا کیونکہ ان ہی دونوں سے پہلے گھر بنتا ہے اور پھر متعدد گھروں سے سماج و معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اس معاملے میں ایک اہم حدیث ملاحظہ فرمائیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امراته، فإن ابت نضح في وجهها الماء، رحم الله امراة قامت من الليل فصلت وايقظت زوجها، فإن ابى نضحت في وجهه الماء[11]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اس حدیث میں دین کے کام پر میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کا تعاون کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ شوہر کوئی دینی کام کرے تو اس کی طرف بیوی کو بلائے اور بیوی کوئی نیکی کا کام کرے تو اس میں شوہر کو بھی شریک کرے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کو نیکی کا حکم دینا صرف شوہر کا کام ہے، بیوی کا کام نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ یاد رکھیں جتنا شوہر بیوی کے لئے ذمہ دار ہے اتنا بیوی بھی شوہر کا ذمہ دار ہے۔ شوہر بے دین، بے نمازی، شرابی، جواری، بے حیا اور کفر و معصیت کرنے والا ہو تو بیوی کا دینی فریضہ کہ اپنے شوہر کی دینی اصلاح کرے، اگر شوہر اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور دین پر آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ بیوی ایسے شوہر سے الگ ہو سکتی ہے۔ یہی ذمہ داری مرد کی بھی بے دین بیوی کے تعلق کے سے۔

2- حسن معاشرت کے ساتھ زندگی گزارنا میاں بیوی میں سے دونوں کا فریضہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرے، ایک دوسرے کا ساتھ دے، ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئے، نرمی اور ہمدردی کا معاملہ کرے، ایک دوسرے کی بشری غلطیوں کو نظر انداز کرے (دینی معاملہ میں غلطی کی اصلاح کی جائے گی) اور عفو و درگزر سے کام لے، سکھ دکھ میں ایک دوسرے کا غمگسار بنے اور گھر میں خوشگوار ماحول اور پر سکون فضا قائم کرنے میں ایک دوسرے کا ہر طرح سے ساتھ دے۔ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[12]

ترجمہ: تم ان کے ساتھ اچھے سے بود و باش رکھو۔ یہ حکم تو اصل مردوں کو ہے کیونکہ وہی شادی کر کے بیوی کو گھر لایا ہے تاہم بیوی بھی اسی قدر حسن معاشرت سے شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے کا پابند ہے۔

مرد عورت کا حاکم اور گھر کا نگران و منتظم ہے اس لحاظ ہے اس کی بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھے طریقے سے رہن سہن کرے، شوہر بہتر طریقے سے رہے گا تو یقینا بیوی پر اس کا اچھا اثر پڑے گا اور بیوی بھی اچھائی کا معاملہ کرے گی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي[13]

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

---

10 سورت المائدہ آیت 2

11 سنن ابی داؤد 1308

12 سورت النساء آیت 19

13 صحیح ترمذی حدیث 3895

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

نبی ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ[14]

ترجمہ: تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔

حسن معاشرت کے لئے دونوں طرف سے یکساں محبت، تعاون، حسن سلوک اور شفقت و ہمدردی ہونی چاہئے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں طرفین کے لئے فطری محبت کی ترغیب ملتی ہے۔ ایک دوسری حدیث سے نبی ﷺ کا اپنی بیوی سے حسن معاشرت کا ایک نمونہ دیکھیں۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے (دوبارہ) مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے[15]۔

دوڑ ایک طرح کا کھیل ہے، میاں بیوی کے درمیان اس طرح کا معاملہ آپسی محبت و ہمدردی اور خوشگوار زندگی کی دلیل ہے۔ آپ بھی اپنے گھر کو خوشگوار، پر سکون اور زندگی کو بہترین بنانا چاہتے ہیں تو تین بنیادی باتوں کو عمل میں لانا ضروری ہے ان تین باتوں سے نکاح کے رشتے میں پائیداری ہو گی۔

1- نکاح کے بعد رشتہ قائم و مضبوط رہے اور گھر کا ماحول پر سکون ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ باہمی اتحاد ہو یعنی دونوں مل جل کر رہیں، اختلاف سے بچیں۔

2- دوسری بات یہ ہے کہ باہمی اتحاد کے لئے باہمی الفت و محبت ضروری ہے ، ایک دوسرے سے بے لوث محبت ہو۔

3- تیسری بات یہ ہے کہ باہمی کے محبت کے لئے ایک دوسرے کے لئے نرمی، ہمدردی، خیر خواہی اور شفقت چاہئے تاکہ آپ ایک دوسرے کی لغزشوں سے درگزر کریں اور صرف مفید و مثبت پہلو کو مد نظر رکھیں یہ بنیادی تین باتیں رشتے کی پائیداری اور گھر کے اچھے ماحول اور حسن معاشرت کے لئے ضروری ہیں، ان تین باتوں کا ذکر سورہ روم کی اکیسویں آیت میں ہوا ہے جس میں لتسکنوا (سکون)، مودۃ (محبت) اور رحمۃ (ہمدردی) کے الفاظ وارد ہیں۔

### 3- پاکدامنی:

نبی ﷺ نے طاقتور نوجوانوں کو نکاح کا حکم ہوئے ارشاد فرمایا: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ منكُم الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ[16]

ترجمہ: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ یہ (شادی) نگاہوں کو بہت جھکانے والی اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، پس یہ اس کے لئے ڈھال ہو گا۔

اس میں نکاح کا مقصد نگاہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت بتایا گیا ہے۔ اس لئے نکاح کے بعد میاں بیوی میں سے ہر ایک اپنی نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرے اور جائز طریقے اپنی شہوت پوری کرے۔ بیوی سے کسی بھی طرح استمتاع کر سکتے ہیں وہ مردوں کے لئے کھیتیاں ہیں سوائے ان بعض کاموں کے جن سے اسلام نے منع کیا ہے مثلاً پیچھے کے راستے میں اور حیض و نفاس میں وطی کرنا۔ میاں بیوی میں ہر ایک دوسرے کی شہوت کا خیال کرے اور جب جس کو ضرورت محسوس ہو دوسرا اس کی مدد کرے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا الرَّجلُ دعا زوجتَهُ لحاجتِهِ فلتأتِهِ ، وإن كانت علَى التَّنُّورِ[17]

ترجمہ: جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تو اسے آنا چاہیے، اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا دعا الرجلُ امرأتَهُ إلى فراشِهِ فأَبَتْ ، فبات غضبانَ عليها ، لعنتها الملائكةُ حتى تُصبحَ[18]

---

14 صحیح بخاری حدیث 5367

15 سنن ابی داؤد حدیث 2578

16 صحیح بخاری حدیث 5066

17 صحیح ترمذی حدیث 1160

18 صحیح بخاری حدیث 3237

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

ترجمہ: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کر دے اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں ہی رات بسر کر دے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ان احادیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیوی شوہر کی خواہش پوری نہ کرے تو اسی پر لعنت ہے، شوہر کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کی خواہش کا پورا خیال کرے اور جو بھی اس معاملے میں کوتاہی کرے گا وہ حق تلفی بابت مسئول ہو گا۔ اسلام میں کس قدر بھلائی ہے کہ جائز طریقے سے شہوت پوری کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے۔

**4- ازدواجی اسرار کی حفاظت:**

اللہ تعالی فرماتا ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ[19]

ترجمہ: وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔

اللہ نے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے لباس اور جسم کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوتی ویسے میاں بیوی کے تعلقات ہوتے ہیں، ان دونوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی پردہ نہیں ہوتا ہے، یہ ایک دوسرے کے رازداں اور پردہ پوش ہوتے ہیں۔ لہذا میاں بیوی میں سے کوئی اپنی مخصوص باتیں خواہ جماع سے متعلق ہوں، بشری غلطی یا فطری کمزوری سے متعلق ہوں حتی کہ آپس کے راز و نیاز کی باتیں ہوں کسی سے بیان نہیں کرنا چاہئے، نہ سسرال میں کسی سے، نہ میکے میں کسی سے۔ میاں بیوی کی آپسی لطف اندوزی کی بات سے خصوصیت کے ساتھ منع کیا گیا ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں:

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ، عَنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا[20]

ترجمہ: سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

صحیح مسلم میں اس حدیث پر اس طرح باب قائم کیا گیا ہے یعنی باب: عورت کا بھید کھولنا حرام ہے۔

**بیوی کے حقوق شوہر کے ذمہ:**

**1- مہر کی ادائیگی:**

بیوی کے حقوق میں سے سب سے اہم شوہر کے ذمہ طے شدہ مہر کی ادائیگی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً[21]

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو۔

ان کے لئے سخت وعید ہے جو بیوی سے فائدہ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں اور مہر کھا لیتے ہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے:

إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنوبِ عندَ اللهِ رجلٌ تَزَوَّجَ امرأةً فلمَّا قَضَى حاجَتَهُ مِنْها طَلَّقَها و ذهب بِمَهْرِها[22]

ترجمہ: اللہ کے نزدیک سب سے عظیم جرم والا وہ شخص ہے جس نے کسی عورت سے شادی کی، پھر جب اس سے اپنی حاجت پوری کر لی تو اسے طلاق دے کر اس کا مہر ہتھیا لیا بیویوں کا مہر کھانے کی ایک قسم نکاح شغار ہے، نکاح شغار (سٹہ وٹہ کی شادی) یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی، بہن یا ولیہ کی شادی اس شرط پر کسی سے کرے کہ وہ اس کے ساتھ اپنی کسی عزیزہ کی شادی کرے اور دونوں نکاح میں مہر ختم کر دیا جائے۔ یہ حرام نکاح ہے اور اگر اس قسم کے شرطیہ نکاح میں مہر طے بھی کر دیا جائے تب بھی سٹہ وٹہ کی شادی باطل ہے۔ ہاں دو خاندان کے درمیان آپس میں دو الگ الگ نکاح اتفاقا اور بغیر شرطیہ شادی کے ہو تو اس شادی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

19 سورت البقرہ آیت 187

20 صحیح مسلم حدیث 3542

21 سورت النساء آیت 4

22 أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (المتوفى: 1420ھ) سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها حدیث 999

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

بہر کیف! نکاح میں مہر شادی کے وقت ہی دے دینا بہتر ہے لیکن اگر شادی کے وقت نہ دے سکے تو شادی کے بعد جس قدر جلدی ہو بیوی کو اس کا مہر دیدینا چاہئے تا کہ مرد کے ذمہ سے یہ حق ساقط ہو جائے ورنہ قیامت میں وہ جواب دہ ہو گا۔

مہر کتنا ہونا چاہئے؟ نبی ﷺ اپنی ازواج کو پانچ سو درہم مہر دیا کرتے تھے۔

ایک صحابی نے خیبر کی زمین مہر میں دی تھی، ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بیوی کو مہر میں ایک باغ دیا تھا، ایک صحابی کو مہر کے طور پر کچھ دینے کو نہیں تھا تو انہوں نے بیوی کو قرآن سکھایا جو بطور مہر تھا۔ سعید بن مسیب کبار تابعین میں سے ہیں، انہوں نے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے ایک شاگرد سے کیا تھا اور مہر میں دو درہم متعین کیا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہر کی کوئی خاص چیز اور مقدار متعین نہیں ہے۔ لڑکا اپنی خوشی اور حیثیت سے بیوی کو جو چیز دینا چاہے جس سے بیوی بھی خوش ہو جائے مہر میں دے سکتا ہے خواہ وہ زمین ہو یا مکان ہو یا زیور ہو یا نقدی روپے۔

**2-نفقہ:** شوہر کے ذمہ بیوی کے بنیادی تمام قسم کے اخراجات ہیں جن میں کھانے کا خرچ، رہائش یا اس کا خرچ، کپڑا یا اس کا خرچ اور بیماری و علاج کا خرچ۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع سے دین کے بہت سارے احکام بتائے ان میں عورتوں کے بارے میں بھی کئی وصیتیں فرمائی، پہلے تقوی کی وصیت کی "فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ[23]" عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ ظاہر سی بات ہے کہ بغیر تقوی کے ایک مرد بیوی کے معاملہ میں امانتدار نہیں ہو سکتا ہے۔

شوہر بیوی اور بچوں کا کفیل ہے اس لئے اسے چاہئے کہ نکاح کے بعد محنت مزدوری کر کے حلال رزق کمائے اور اپنے بیوی بچوں کی حلال روزی سے کفالت کرے، کمانے میں سستی یا کھلانے میں بخالت کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ[24]

ترجمہ: انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا مالک ہے ان کا خرچ روک دے۔

ایک طرف شوہر کما کر کھلانے میں سستی و غفلت نہ برتے، دوسری طرف جو کچھ وہ کما کر لاتا ہے اس میں سے بیوی کو ضرورت بھر خرچ دے، اس کا خرچ نہ روکے اور نہ ہی خرچ دینے میں بخیلی کرے ورنہ بیوی اپنا حق بغیر بتائے شوہر کے مال سے لے سکتی ہے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ہند بنت عتبہؓ نے عرض کی، اللہ کے رسول!

إنَّ أبا سفيانَ رجلٌ شحيحٌ ، وليسَ يُعْطيني ما يَكفيني وولدي إلا ما أخذتُ منهُ ، وهو لا يعلمُ ، فقالَ :خُذي ما يكفيكِ وولدَكِ بالمعروفِ[25]

ترجمہ: بلاشبہ ابو سفیانؓ بخیل آدمی ہیں اور مجھے اتنا مال نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو الا یہ کہ میں کچھ مال لاعلمی میں لے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دستور کے مطابق اتنا مال لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حلال روزی کماتے ہیں اور اپنے اہل و عیال پر خوش دلی سے خرچ کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے بہت سارے فوائد ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور اجر کی نیت سے اہل و عیال پر خرچ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ[26]

ترجمہ: جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے پس وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

جو آدمی اللہ کی رضا کے لئے گھر والوں پر مال خرچ کرے گا وہ نہ کبھی غلط طریقے سے مال کمائے گا اور نہ کبھی گھر والوں پر مال کی تنگی کرے گا۔ یہاں بیوی کو بھی چاہئے کہ شوہر سے ناجائز مطالبات نہ کرے، دوسروں عورتوں سے مقابلہ بازی اور اسراف و فضول خرچی سے پرہیز کرے۔

---

[23] صحیح مسلم حدیث 2950

[24] صحیح مسلم حدیث 2312

[25] صحیح بخاری حدیث 5364

[26] صحیح بخاری حدیث 55

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

3- **کپڑا:** شوہر کے ذمہ بیوی کی خوراک کے ساتھ اس کی پوشاک بھی ہے وہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق یعنی جیسے وہ پہنتا ہے اپنی بیوی کے لئے کپڑے کی ضرورت پوری کرے گا۔ اس کی دلیل نفقہ کے ساتھ مذکور ہے۔

4- **رہائش :** مرد پر واجب ہے کہ بیوی کے لئے کشادہ مکان یا کفایت کرنے والی رہائش کا انتظام کرے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ[27]

ترجمہ: تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان عورتوں کو رکھو۔

اس آیت میں مطلقہ رجعیہ کے بارے بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق رہائش کا انتظام کرو۔ جب مطلقہ کے لئے سکنی کی ذمہ داری شوہر پر واجب ہے تو بیوی کے لئے بدرجہ اولی رہائش ضروری ہے۔

**شوہر کے حقوق بیوی کے ذمہ:**

1-**بھلائی کے کام میں شوہر کی اطاعت:** یہاں ایک قاعدہ اچھی طرح سمجھ لیں ، نبی ﷺ کا فرمان ہے : الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ[28]

ترجمہ: اطاعت کا حکم صرف نیک کاموں کے لیے ہے۔

اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ بیوی شوہر کا وہی حکم ماننے کی جو جائز ہو اور بھلائی سے متعلق ہو لیکن شوہر کا جو حکم ناجائز ہو اس کو نہیں مانے گی خواہ کھانے پینے کے معاملہ میں ہو، لباس کے معاملہ میں ہو، جماع کے معاملہ میں ہو، معاملات کے سلسلے میں ہو یا عبادت واحکام سے سلسلے میں۔ بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ اچھی باتوں کا حکم ماننا ہے اور جو بری بات ہو اس سے انکار کرے۔

شوہر بستر پہ بلائے فورا لبیک کہے اور اس کی حاجت پوری کرے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إذا الرَّجلُ دعا زوجتَهُ لحاجتِهِ فلتأتِهِ ، وإن كانت علَى التَّنُّورِ[29]

ترجمہ: جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تو اسے آنا چاہیے ، اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ شوہر گھر پہ موجود ہو اور نفلی روزہ سے منع کرے تو رک جائے، گھر سے باہر بلا اجازت جانے سے منع کرے تو رک جائے، بے پردگی سے منع کرے تو حکم کی اطاعت کرے، غیر محارم سے بات کرنے سے منع کرے تو بات مانے، اس طرح کے جو بھی احکام شوہر کی طرف سے ہوں بیوی ان میں شوہر کی بات مانے۔ اس جگہ عورتوں کے لئے ایک اہم اور مشہور حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں جس کو یاد کرلیں اور عمل زندگی میں اتار لیں، ان شاء اللہ دنیاوی زندگی بھی بہتر گزرے گی اور اخروی زندگی بھی بہتر رہے گی۔

**2- شوہر کے گھر رہائش اختیار کرنا:**

شادی کے بعد لڑکی کا اپنا گھر شوہر کا گھر ہوتا ہے، اب اسی گھر میں سکونت اختیار کرنا ہے اور شوہر کی اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر قدم نہیں نکالنا ہے۔

اللہ تعالی نے حکم دیا ہے:وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ[30]

ترجمہ:اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو۔ عورت گھر کی مالکن ہے، اسے گھر میں رہنا ہے اور امور خانہ داری نبھانا ہے، باہری کام جیسے روزی تلاش کرنا، گھر کے لئے ضروری اشیاء مہیا کرنا اور گھر کا انتظام سنبھالنا یہ

---

[27] سورت الطلاق آیت 6

[28] صحیح بخاری حدیث 4340

[29] صحیح الترمذي حدیث 1160

[30] سورت الاحزاب آیت 33

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

مردوں کا کام ہے اس لئے مرد کو عورت کا حاکم کہا گیا ہے۔ گویا عورت کی اصل یہی ہے کہ گھر میں رہے اور گھریلو ذمہ داری نبھائے تاہم بوقت ضرورت شوہر کی اجازت سے گھر سے باہر نکل سکتی ہے اور ایک مسلم عورت جب گھر سے باہر نکلے تو شرعی احکام کے ساتھ مکمل پردہ کرتے ہوئے نکلے۔ یہاں پر نبی ﷺ کا یہ فرمان ملاحظہ فرمائیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ[31]

ترجمہ: عورت (سراپا) پردہ ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے۔ گویا عورت کے گھر سے باہر نکلنے میں شیطانی فتنہ ہے اس لئے جس قدر وہ گھر میں رہے اس کے لئے اتنا ہی اچھا ہے۔ مردوں کے اوپر بھی لازم ہے کہ گھر کی ضروری اشیاء عورت کے لئے مہیا کیا کرے تاکہ اسے باہر نکلنے کی نوبت نہ آئے۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ فاطمہ بنت عطار البغدادیہ زندگی میں صرف تین بار اپنے گھر سے نکلی تھی:

إنّها ما خرجت من البيت في عُمرها إلّا ثلاث مرّات [32]

ایک اس وقت جب ان کی شادی ہوئی، دوسرا اس وقت جب حج کے لئے گئیں اور تیسرا اس وقت جب ان کی وفات ہوئی۔

**3-شوہر کے لئے زینت اختیار کرنا:**

شوہر کے لئے زینت اختیار کرنا بیوی کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اللہ نے عورت میں کشش کے ساتھ ایسا ملکہ رکھا ہے کہ وہ سج دھج کر، اپنے نازوادا اور شیریں گفتار سے شوہر کی نفرت بھی محبت میں تبدیل کر سکتی ہے۔ جو عورت شوہر کے لئے سجا کرے، اسی کے لئے زینت اختیار کرے اور اس کے سامنے ہمیشہ زیب وزینت کے ساتھ ہنستی مسکراتی آیا کرے، کبھی ایسی بیوی سے شوہر نفرت نہیں کرے گا۔ آج کل عورتیں بازار جانے، گھومنے اور دوسروں کے واسطے تو ضرور سجا کرتی ہیں مگر اپنے شوہر کے سامنے وہی پھٹا پرانا لباس، مایوسی اور گندی سی صورت لے کر آتی ہے، جب معاملہ اس طرح کا ہوتا ہے تو دھیرے دھیرے شوہر کی رغبت بیوی میں ختم ہونے لگتی ہے۔ عورت شوہر کے لئے فائدہ اٹھانے کی چیز ہے پھر اس کو اسی طرح ہمیشہ رہنا چاہئے تاکہ شوہر سکون پائے اور فائدہ اٹھاتا رہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خيرُ النِّساءِ التي تَسُرُّهُ إذا نَظَرَ ، و تُطِيعُهُ إذا أمَرَ ، لا تُخالِفُهُ في نَفسِها و لا مالِها بِما يَكرَهُ[33]

ترجمہ: وہ عورت کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اس خوش کر دے۔ جب اسے کوئی حکم دے تو فرمانبرداری کرے، خاوند کو جو بات ناپسند ہے اپنے نفس اور اپنے مال کے بارے میں اس کی مخالفت نہ کرے۔

بیوی کو شوہر کے لئے زینت تو اختیار کرنا ہی ہے شوہر بھی بیوی کے لئے زینت اختیار کرے، عمدہ لباس پہنے، خوشبو لگائے، بدن یا منہ سے بو آتی ہو تو اس کے ازالہ کے لئے خوشبودار چیز استعمال کرے، تیل لگائے، مانگ سنوارے۔ گویا شوہر کو بھی بیوی کے لئے عمدہ اور صاف ستھرا رہنا چاہئے، بہت ساری عورتیں شوہر کے گندہ رہنے کی شکایت کرتی ہیں حتی کہ کتنی بیویاں ایسے مردوں سے الگ بھی ہو جاتی ہیں اس لئے شوہر بھی زیب وزینت کا خیال کرے۔

**4-شوہر کی شکر گزاری کرنا:**

شوہر بیوی کے لئے ایک عظیم محسن ہے، وہ بیوی کی تمام ضروریات کی تکمیل کرتا اور اس کے سکھ دکھ کا بہترین ساتھی ہے اس لئے بیوی کو اپنے شوہر کا ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہئے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا يَشْكُرُ اللهَ مَن لا يَشْكُرُ الناسَ[34]

ترجمہ: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا اللہ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

---

[31] صحیح ترمذی حدیث 1173

[32] شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748ھ) تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام ج40 ص126

[33] صحیح بخاری حدیث 3298

[34] سنن ابی داؤد حدیث 4811

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

بیوی پر شوہر کے بہت سارے احسانات ہوتے ہیں اس لئے بیوی شوہر کا شکر گزار بنے مگر اکثر عورتیں شوہر کی ناشکری کرتی ہیں جو دنیا میں بھی بسا اوقات ذلت کا سبب بن سکتی ہے اور اخروی انجام تو بہت برا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی یا عید الفطر کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے اور عورتوں کے پاس گزرے تو فرمانے لگے:

يا معشر النساء تصدقن، فإني رأيتكن أكثر أهل النار . فقُلْن : وبم ذلك يا رسولَ اللهِ ؟ قال تكثرن اللعن، وتكفرن العشير[35]

ترجمہ: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ وخیرات کیا کرو بیشک مجھے دکھایا گیا ہے کہ جہنم میں تمہاری اکثریت ہے تو وہ کہنے لگیں اے اللہ کے رسول وہ کیوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گالی گلوچ بہت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی نافرمانی کرتی ہو۔

حضرت اسماء بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إياكنَّ و كفرانَ المنعِّمينَ لعلَّ إحداكنَّ تطولُ أيمتُها من أبويها ، ثم يرزقُها اللهُ زوجَها و يرزقُها منه ولدًا ، فتغضبُ الغضبةَ فتكفرُ ، فتقول : ما رأيتُ منك خيرًا قطُّ[36]

ترجمہ: تم اچھا سلوک کرنے والے شوہروں کی ناشکر گزاری سے بچو پھر فرمایا تم عورتوں میں سے کسی کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے والدین کے گھر لمبے عرصے تک کنواری بیٹھی رہتی ہو پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر دیتا ہے اور اس سے اولاد ہوتی ہے پھر کسی بات پر غصہ ہو جاتی ہو اور کفر کرتی ہو اور شوہر سے کہتی ہو کہ تم نے میرے ساتھ کوئی احسان نہیں کیا۔

**5- شوہر کی خدمت کرنا:**

بیوی کے ذمہ شوہر کی خدمت کرنا واجب ہے یا نہیں اس بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ معروف طریقے سے شوہر کی خدمت کرنا بیوی پر واجب ہے۔ شوہر کی خدمت میں اس کے لئے کھانا پکانا، کھلانا پلانا کپڑے دھلنا، بستر لگانا، گھر و برتن کی صفائی کرنا اور شوہر کے بچوں کی دیکھ بھال اور اس کی اچھی پرورش کرنا وغیرہ شامل ہے۔ عہد رسول میں گھریلو کاج کی جو نوعیت تھی اس کو بیوی انجام دیتی تھی، جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی چلاتیں، روٹی پکاتیں اور گھر کا کام کرتیں۔ ازواج مطہرات کھانا پکانے کا کام خود ہی کرتیں اور خود سے رسول اللہ ﷺ کو کھلاتیں۔ واقعہ افک میں مذکور ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا تو آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے عائشہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا:

مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ، فَتَأْكُلُهُ[37]

ترجمہ: ہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر بھی سو جاتی ہیں اور پڑوس کی بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ گھر کا کھانا بھی پکاتیں اور کپڑے بھی صاف کرتیں۔

عورتوں کو اپنے شوہر اور اس کے گھر کی خدمت انجام دینا چاہئے۔ شوہر گھر پر رہتا ہو اور گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹا سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ گھریلو کاموں میں بیوی کی مدد کرے، نبی ﷺ بھی گھریلو کاموں میں بیویوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ اور شوہر گھر پر نہیں رہتا ہو، یا کام کی وجہ سے دیر رات گھر لوٹتا ہو تو اس کے لئے گھریلو کام میں مدد کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں بیوی کمزور یا بیمار ہو اور گھر کے کاموں کے لئے لازماً کسی کی مدد چاہئے تو حسب استطاعت خادم کا انتظام کر دے یا خود مدد کرے۔

---

[35] صحیح بخاری حدیث 1462

[36] محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256ھ) صحیح الأدب المفرد للإمام البخاري ص 800

[37] صحیح بخاری حدیث 7369